متنبّی کے اشعار

1.1

مقصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو عصر عباسی کے ایک غیر معمولی مشہور اور اہم شاعر ابوالطیب متنبّی کے کلام اور اس کی خصوصیات سے روشناس کروایا جائے کہ دور عباسی کے شعراء میں متنبّی کا مقام کیا تھا؟ اُس کے معاصرین اُس کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے تھے؟ دیگر ادباء اور عربی ادب کے ناقدین اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ متنبّی کے دیوان سے باء کے قافیہ والے ایک قصیدہ کے منتخب بیس اشعار نمونہ کے طور پر آپ کے مطالعہ میں رکھے گئے ہیں۔

1-2

تمہید

عرب کی اجتماعی زندگی اور ان کے تمدن وسیاست کا اثر انشاء پردازوں سے زیادہ شاعروں پر پڑا، حالات کی تبدیلی کے ساتھ شاعری کا اندازِ بیان' موضوعات اور قصیدہ کو شروع کرنے کا طریقہ بدل گیا، شعر جاہلی میں سادگی اور حقیقت بیانی ملتی ہے اور محدود معاشرہ کی منظر کشی نظر آتی ہے، اس کے برخلاف ظہور اسلام کے بعد کی شاعری بطور خاص عباسی دور کی شاعری میں شوکت الفاظ' مبالغہ آرائی' عربی معاشرہ اور عجمی ماحول کی مخلوط عکاسی دکھائی دیتی ہے۔

عباسی زمانہ کی شاعری میں الفاظ غریبہ کا عدم استعمال' ترکیب کی حلاوت اور غزل سے قصیدہ کا آغاز ہونے لگا' مدح اور ہجو میں مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا اور اس دور میں اشعار کے درمیان مناسبت اور تشبیہات واستعارات کی کثرت پائی جاتی ہے، اسی طرح شاعری میں نئے موضوعات داخل ہوئے، درباری ماحول کے سبب شاعری میں فلسفیانہ افکار وسیاسی نظریات داخل ہوئے، جدید استعارات کے بطور باغوں اور آبشاروں کا ذکر کیا گیا' اور اس دور میں وعظ ونصیحت' زہد واخلاق کا بیان بھی ملتا ہے، شعر کے بحور میں سے چھوٹی بحروں میں قصیدے زیادہ پڑھے جانے لگے، اور فن عروض میں کچھ جدید بحور وقوافی کا اضافہ بھی ہوا۔

مسلم امراء میں خانہ جنگی کا سلسلہ شروع ہوا اور اسلامی حکومت کے حصے بخرے ہو گئے تو متعدد دار الحکومت وجود میں آئے اور خلفاء کے ساتھ ساتھ وزراء وامراء نے بھی شاعروں کو اپنے قریب کیا، ہر امیر ووزیر مجلسوں میں اپنی مدح سرائی چاہتا اور اس کے صلہ میں شعراء کو خوب نوازتا۔

عباسی دور کے شعراء میں خلفاء وامراء کی رفاقت وہم نشینی' شراب نوشی' محبت وعشق' مرعوبیت وانفعال اور فحاشی وآوارگی عموماً پائی جاتی ہے۔

متنبّی نے مدح' ہجو' مرثیہ اور غزل میں شاعری کی، متنبّی کی شاعری میں تشبیب' جدت طرازی' عمدہ تشبیہات' تعریف کا نرالا انداز' چبھتی ہوئی ہجو اور قلبی رجحان وخود اعتمادی پائی جاتی ہے۔

متنبّی کا قافیۃ الباء والا قصیدہ مشہور ہے جو اُس نے سیف الدولہ کی تعریف میں کہا ہے؛ جب کہ اُس نے قبیلہ بنو کلاب کی بغاوت پر ان کی سرکوبی کے لئے تعاقب کیا، آپ ابھی اس قصیدہ کے منتخب اشعار پڑھیں گے۔

1-3

عربی اشعار مع اعراب

بِغَيْرِكَ رَاعِيًا عَبِثَ الذِّئَابُ ۔۔۔ وَغَيْرَكَ صَارِمًا ثَلِمَ الضِّرَابُ

وَتَمْلِكُ اَنْفُسَ الثَّقَلَيْنِ طُرًّا ۔۔۔ فَكَيْفَ تَحُوْزُ اَنْفُسَهَا كِلَابُ

وَمَا تَرَكُوكَ مَعْصِيَةً وَلٰكِنْ　　　يُعَافُ الْوِرْدُ وَالْمَوْتُ الشَّرَابُ
طَلَبْتَهُمْ عَلٰى الْاَمْوَاهِ حَتّٰى　　　تَخَوَّفَ اَنْ تُفَتِّشَهُ السَّحَابُ
فَبِتَّ لَيَالِيًا لَا نَوْمَ فِيْهَا　　　تَخُبُّ بِكَ الْمُسَوَّمَةُ الْعِرَابُ
يَهُزُّ الْجَيْشُ حَوْلَكَ جَانِبَيْهِ　　　كَمَا نَفَضَتْ جَنَاحَيْهَا الْعُقَابُ
وَتَسْأَلُ عَنْهُمُ الْفَلَوَاتِ حَتّٰى　　　أَجَابَكَ بَعْضُهَا وَهُمُ الْجَوَابُ
فَقَاتَلَ عَنْ حَرِيْمِهِمْ وَفَرُّوْا　　　نَدٰى كَفَّيْكَ وَالنَّسَبُ الْقُرَابُ
وَحِفْظُكَ فِيْهِمْ سَلَفَیْ مَعَدٍّ　　　وَاَنَّهُمُ الْعَشَائِرُ وَالصِّحَابُ
تُكَفْكِفُ عَنْهُمْ صُمَّ الْعَوَالِیْ　　　وَقَدْ شَرِقَتْ بِظَعْنِهِمُ الشِّعَابُ
وَاُسْقِطَتِ الْاَجِنَّةُ فِی الْوَلَايَا　　　وَاُجْهِضَتِ الْحَوَائِلُ وَالسِّقَابُ
وَعَمْرٌو فِیْ مَيَامِنِهِمْ عُمُوْرٌ　　　وَكَعْبٌ فِیْ مَيَاسِرِهِمْ كِعَابُ
وَقَدْ خَذَلَتْ اَبُوْبَكْرٍ بَنِيْهَا　　　وَخَاذَلَهَا قُرَيْظٌ وَالضَّبَابُ
اِذَا مَاسِرْتَ فِیْ اٰثَارِ قَوْمٍ　　　تَخَاذَلَتِ الْجَمَاجِمُ وَالرِّقَابُ
فَعُدْنَ كَمَا اُخِذْنَ مُكَرَّمَاتٍ　　　عَلَيْهِنَّ الْقَلَائِدُ وَالْمَلَابُ
يُثِبْنَكَ بِالَّذِیْ اَوْلَيْتَ شُكْرًا　　　وَاَيْنَ مِنَ الَّذِیْ تُوْلِی الثَّوَابُ
وَلَيْسَ مَصِيْرُهُنَّ اِلَيْكَ شَيْنًا　　　وَلَا فِیْ صَوْنِهِنَّ لَدَيْكَ عَابُ
وَلَا فِیْ فَقْدِهِنَّ بَنِیْ كِلَابٍ　　　اِذَا اَبْصَرْنَ غُرَّتَكَ اغْتِرَابُ
وَكَيْفَ يَتِمُّ بَأْسُكَ فِیْ اُنَاسٍ　　　تُصِيْبُهُمْ فَيُؤْلِمُكَ الْمُصَابُ
تَرَفَّقْ اَيُّهَا الْمَوْلٰى عَلَيْهِمْ　　　فَاِنَّ الرِّفْقَ بِالْجَانِیْ عِتَابُ

1-4

اشعارکا ترجمہ

(۱)

بِغَيْرِكَ رَاعِيًا عَبِثَ الذِّئَابُ　　　وَغَيْرُكَ صَارِمًا ثَلَمَ الضِّرَابُ

ترجمہ: تیرے علاوہ کوئی دوسرا نگران ہونے کی وجہ سے بھیڑیوں نے (بکریوں کو) کھلونا بنالیا ہے، اور تیرے سوا کوئی دوسرا تلوار ہونے کے سبب شمشیرزنی ماند پڑ چکی ہے۔

(2)

وَتَمْلِكُ اَنْفُسَ الثَّقَلَيْنِ طُرًّا　　　فَكَيْفَ تَحُوْزُ اَنْفُسَهَا كِلَابُ

ترجمہ: اور تو تمام جن وانس (عرب وعجم) کی جانوں کا مالک ہے پھر بنوکلاب اپنی جانوں کے مالک کیسے ہوسکتے ہیں۔

(3)

وَمَا تَرَكُوكَ مَعْصِيَةً وَلٰكِنْ يُعَافُ الْوِرْدُ وَالْمَوْتُ الشَّرَابُ

ترجمہ: اور وہ لوگ ازراہِ نافرمانی تجھے چھوڑ کر نہیں بھاگے، لیکن گھاٹ پر اُترنا اُس وقت ناپسند ہوتا ہے جبکہ موت کا گھونٹ پینا ہو۔

(4)

طَلَبْتَهُمْ عَلٰى الْاَمْوَاهِ حَتّٰى تَخَوَّفَ اَنْ تُفَتِّشَهُ السَّحَابُ

ترجمہ: تو نے اُنہیں پانی کے مقامات پر تلاش کیا تو بادل بھی ڈرنے لگے کہ کہیں تو اُن کی تلاشی نہ لے لے۔

(5)

فَبِتَّ لَيَالِيًا لَا نَوْمَ فِيْهَا تَخُبُّ بِكَ الْمُسَوَّمَةُ الْعِرَابُ

ترجمہ: تو نے کئی راتیں اس طرح بسر کی ہیں جس میں نیند کا تصور تک نہیں تھا، اس حال میں کہ نشان لگائے ہوئے عربی گھوڑے تجھے لئے ہوئے تیزی سے جا رہے تھے۔

(6)

يَهُزُّ الْجَيْشُ حَوْلَكَ جَانِبَيْهِ كَمَا نَفَضَتْ جَنَاحَيْهَا الْعُقَابُ

ترجمہ: لشکر تیرے اردگرد اپنے دونوں جانب کو اس طرح حرکت دے رہا ہے جس طرح عقاب اپنے دونوں بازوؤں کو پھڑ پھڑاتا ہے۔

(7)

وَتَسْأَلُ عَنْهُمُ الْفَلَوَاتِ حَتّٰى أَجَابَكَ بَعْضُهَا وَهُمُ الْجَوَابُ

ترجمہ: اور تو ان کے بارے میں صحراؤں سے پوچھتا تھا یہاں تک کہ اُن میں سے ایک جنگل نے تجھے جواب دیا اور ان لوگوں کا وہاں پایا جانا خود جواب تھا۔

(8)

فَقَاتَلَ عَنْ حَرِيْمِهِمْ وَفَرُّوْا نَدٰى كَفَّيْكَ وَالنَّسَبُ الْقُرَابُ

ترجمہ: اور وہ بھاگ نکلے جبکہ تیرے دونوں ہاتھوں کی سخاوت اور نسبی قرابت نے اُن کی مستورات اور اہل وعیال کی مدافعت وحمایت کی (اُنہیں تیرے حملے سے بچایا)۔

(9)

وَحِفْظُكَ فِيْهِمْ سَلَفٰى مَعَدٍّ وَاَنَّهُمُ الْعَشَائِرُ وَالصِّحَابُ

ترجمہ: اور اُن سے متعلق تیرا حفاظت وحمایت کرنا دراصل قبیلہ بنی معد کے گزرے ہوئے دو قبیلے ربیعہ ومضر کا لحاظ رکھنا ہے اور یہ بات بھی کہ وہ رشتہ دار اور ساتھی ہی تو ہیں۔

(10)

تُكَفْكِفُ عَنْهُمُ صُمَّ الْعَوَالِى وَقَدْ شَرِقَتْ بِظُعْنِهِمُ الشِّعَابُ

ترجمہ: تو اُن سے سخت اور ٹھوس نیزوں کو ایسے وقت روک رہا تھا جب کہ اُن کی سواریوں اور خواتین سے گھاٹیاں بھری ہوئی تھیں۔

(11)

وَاُسْقِطَتِ الْاَجِنَّةُ فِي الْوَلَايَا وَاُجْهِضَتِ الْحَوَائِلُ وَالسِّقَابُ

ترجمہ: جبکہ عرق گیروں میں پیٹ کے بچے گرادئے گئے، اورنر اور مادہ بچہ والی حاملہ اونٹنیوں کے حمل ساقط ہوگئے۔

(12)

وَعَمْرٌوفِیْ مَیَامِنِھِمْ عُمُوْرٌ وَکَعْبٌ فِیْ مَیَاسِرِھِمْ کِعَابٌ

ترجمہ: اوراس وقت (ایسی بھگڈر مچی کہ) قبیلہ بنی عمرو داہنی جانب (چل پڑے) تو کئی بنی عمرو ہوگئے اور بنی کعب بائیں سمت کئی بنی کعب ہوگئے۔

(13)

وَقَدْ خَذَلَتْ اَبُوْبَکْرٍ بَنِیْھَا وَخَاذَلَھَا قُرَیْظٌ وَالضَّبَابُ

ترجمہ: قبیلہ ابوبکر نے اپنی اولاد کو بے یارومددگار چھوڑ دیا اور قبیلہ قریظ وضباب نے قبیلہ ابوبکر کو چھوڑ دیا۔

(14)

اِذَا مَاسِرْتَ فِیْ اٰثَارِ قَوْمٍ تَخَاذَلَتِ الْجَمَاجِمُ وَالرِّقَابُ

ترجمہ: جب تو کسی قوم کے تعاقب میں چلتا ہے تو کھوپڑیاں اور گردنیں ایک دوسرے کو چھوڑ دیتی ہیں۔

(15)

فَعُدْنَ کَمَا اُخِذْنَ مُکَرَّمَاتٍ عَلَیْھِنَّ الْقَلَائِدُ وَالْمَلَابُ

ترجمہ: تو وہ عورتیں جس طرح گرفتار کی گئیں اسی طرح باعزّت واپس ہوئیں، اُن پر ہار اور خوشبو باقی تھی۔

(16)

یُثِبْنَکَ بِالَّذِیْ اَوْلَیْتَ شُکْرًا وَاَیْنَ مِنَ الَّذِیْ تُوْلِی الثَّوَابُ

ترجمہ: تونے اُن پر جو احسان کیا وہ اس کا بدلہ شکر کے ذریعہ دیتی ہیں جبکہ تو جو احسان کرتا ہے وہ اُس کا (حقیقی) بدلہ کہاں ہوسکتا ہے؟

(17)

وَلَیْسَ مَصِیْرُھُنَّ اِلَیْکَ شَیْنًا وَلَا فِیْ صَوْنِھِنَّ لَدَیْکَ عَابُ

ترجمہ: نہ اُن کا تیری طرف آنا بے عزّتی کی نشانی ہے اور نہ تیرے پاس اُن کی حفاظت وعفت مآبی میں کوئی عیب ہے۔

(18)

وَلَا فِیْ فَقْدِھِنَّ بَنِیْ کِلَابٍ اِذَا اَبْصَرْنَ غُرَّتَکَ اغْتِرَابُ

ترجمہ: اور نہ ان کے اُوپر (اپنے قبیلہ) بنی کلاب کو کھودینے کی وجہ سے پردیسی ہونے کا اثر تھا جب انہوں نے تیرے روشن چہرے کو دیکھ لیا۔

(19)

وَکَیْفَ یَتِمُّ بَأسُکَ فِیْ اُنَاسٍ تُصِیْبُھُمْ فَیُؤْلِمُکَ الْمُصَابُ

ترجمہ: اور تیرا دبدبہ، سختی اور خوف لوگوں پر کیسے پورا ہوسکتا ہے کہ جب تو اُنہیں سزا دیتا ہے تو ان کی تکلیف یا ان میں کا سزایافتہ تجھے دکھی کردیتا ہے (اس طرح کہ ان کی تکلیف پر تو خود بے چین ہوجاتا ہے)۔

(20)

تَرَفَّقْ اَیُّھَا الْمَوْلٰی عَلَیْھِمْ فَاِنَّ الرِّفْقَ بِالْجَانِیْ عِتَابُ

ترجمہ: اے آقا! ان سے نرمی کیجئے (اور جو اس کی خطا ولغزش ہو) کیونکہ مجرم وخطاکار کے ساتھ نرمی کرنا بھی ایک قسم کی سزا ہے۔

1-5

اشعار کی تشریح

(۱)

بِغَیْرِکَ رَاعِیًا عَبِثَ الذِّئَابُ　　　　وَغَیْرَکَ صَارِمًا ثَلِمَ الضِّرَابُ

ابوالطیب متنبّی سیف الدولہ سے کہہ رہا ہے کہ جب تو رعایا کا نگہبان ہو تو تیرے خوف سے کوئی شخص اُنہیں نقصان نہیں پہنچاتا اور تو جب تلوار چلاتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ تو خود تلوار بن گیا ہے جس کی دھار تیز ہے لیکن جب تیرے علاوہ کوئی اور امیر وحاکم نگہبان ہو تو رعایا کی نگہبانی مشکل ہوتی ہے؛ کیونکہ باغیوں کے لئے سر اُٹھانا آسان ہوتا ہے اور تیرے علاوہ کوئی اور تلوار چلاتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ تلوار کی دھار کند ہوگئی ہے۔اس شعر میں شاعر اپنے ممدوح کا سیاسی تدبّر ودبدبہ اور حکمرانی کی خوبی بیان کررہا ہے۔

شعر کا بلاغی پہلو اطناب ہے کیونکہ شطر اول میں جو بات کہی گئی شطر ثانی میں بھی وہی بات کہی گئی ہے،اور ’’راعیا‘‘اور’’ذئاب‘‘میں مراعاۃ النظیر ہے اسی طرح ’’صارم‘‘اور’’ضراب‘‘میں بھی ہے۔

---

(2)

وَتَمْلِکُ اَنْفُسَ الثَّقَلَیْنِ طُرًّا　　　　فَکَیْفَ تَحُوْزُ اَنْفُسَهَا کِلَابُ

یعنی شاعر بہت انوکھے انداز میں ممدوح کی تعریف کرتے ہوئے رعایا پر اُس کے اختیار وتسلط کو بیان کررہا ہے کہ عرب وعجم کے علاقے تیرے قبضہ میں ہیں، وہاں کے باشندے تیرے زیر اثر ہیں، پھر قبیلہ بنوکلاب کس طرح خود مختار ہوسکتا ہے،اور وہ فرار ہوکر اپنی جانوں کو تجھ سے کیسے بچا سکتا ہے؟

ثقلین سے مراد عرب وعجم ہوں تو کسی حد تک درست ہے لیکن اس سے مراد جن وانس ہوں تو یہ کلام نہایت ہی مبالغہ پر محمول ہے۔

’’طرًا‘‘میں اطناب ہے،’’کیف‘‘استفہام انکاری کے لئے ہے،’’أنفسها‘‘کی ضمیر’’کلاب‘‘کی طرف لوٹ رہی ہے جو لفظاً مؤخر ہے لیکن فاعل ہونے کی وجہ سے رتبۃً مقدم ہے۔

---

(3)

وَمَا تَرَکُوْکَ مَعْصِیَةً وَلٰکِنْ　　　　یُعَافُ الْوِرْدُ وَالْمَوْتُ الشَّرَابُ

شاعر بنوکلاب کے فرار ہونے کو ذکر کرنے کے بعد اُن کا عذر بیان کررہا ہے کہ وہ لوگ نافرمانی وسرکشی کی وجہ سے فرار نہیں ہوئے بلکہ ممدوح کے خوف نے اُنہیں فرار ہونے پر مجبور کیا، اُنہیں یقین تھا کہ اس سے مقابلہ کرکے وہ مغلوب ہوں گے اور اس کا نتیجہ موت ہی ہوگا۔اس لئے اُنہوں نے ممدوح کے مقابل ہونے سے کترا کر راہِ فرار اختیار کی۔

شعر میں ’’حسن تعلیل‘‘ ہے کہ شاعر فرار ہونے کی معروف وجہ بغاوت ونافرمانی کا انکار کرکے دوسری وجہ بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ تیرے خوف کے باعث مقابلہ کی تاب نہ لائے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔’’وِرْد‘‘میں ’’استعارہ تصریحیہ اصلیہ ترشیحیہ‘‘ ہے اس طرح کہ مقابلہ کو’’وِرْد‘‘ سے تشبیہ دی گئی، مشبہ کو حذف کیا گیا اور مشبہ بہ کو ذکر کیا گیا۔’’موت‘‘’’قرینہ لفظیہ صارفہ‘‘ ہے اور’’شراب‘‘’’ترشیح‘‘ ہے۔’’ورد‘‘اور’’شراب‘‘میں مراعاۃ النظیر ہے۔

(4)

طَلَبْتَهُمْ عَلٰی الْاَمْوَاهِ حَتّٰی   تَخَوَّفَ اَنْ تُفَتِّشَهُ السَّحَابُ

ممدوح نے جب بنوکلاب کو جنگل کے چشموں میں سے ہر ہر چشمہ پر تلاش کیا اور وہ اُنہیں پانی جمع ہونے کے مقامات میں سے ہر مقام پر ڈھونڈنے لگا، شاعر کہتا ہے کہ تو اس قدر تلاش کیا کہ تیرے علاوہ کوئی اور تلاش نہ کر پاتا یہاں تک کہ بادلوں پر خوف طاری ہوگیا کہ پانی ہم بھی رکھتے ہیں کہیں چشموں کے بعد ہماری بھی تلاشی نہ لی جائے۔ یا چشموں میں جو پانی ہے ہمارا ہی برسایا ہوا ہے، اسی لئے کہیں ہماری بھی تلاشی نہ لی جائے۔ یہ انتہائی درجہ کا مبالغہ ہے۔

''تفتشه''میں ضمیر منصوب ''سحاب'' کی جانب لوٹتی ہے جو لفظاً مؤخر ہے تاہم تخوّف کا فاعل ہونے کے سبب رتبۃً مقدم ہے اس لئے اضمار قبل الذکر لازم نہیں آئے گا، ''امواه''اور''سحاب''میں مراعاۃ النظیر ہے۔

----

(5)

فَبتَّ لَيَالِيًا لَا نَوْمَ فِيْهَا   تَخُبُّ بِکَ الْمُسَوَّمَةُ الْعِرَابُ

یعنی ممدوح بہت سی راتیں مسلسل اُن کا پیچھا کرتا رہا، وہ راتوں میں بھی نہیں سوتا تھا بلکہ جاگتا اور اُن کا تعاقب کرتا تھا اور یہ سفر عمدہ عربی گھوڑوں پر جاری تھا جو اسے اور اس کے ساتھ چلنے والوں کو لے کر نہایت تیزی سے دوڑ رہے تھے۔

شعر میں اطناب ہے کیونکہ ''بتّ'' رات گزارنے کے لئے ہی مستعمل ہے، اس کے بعد مزید ''ليـاليـا'' کا لفظ راتوں کی کثرت بتانے کے لئے ہے، شعر میں ایجاز حذف ہے کیونکہ شاعر نے ''المسومة العراب'' کے موصوف ''الخيل'' کو حذف کیا۔

----

(6)

يَهُزُّ الْجَيْشُ حَوْلَکَ جَانِبَيْهِ   کَمَا نَفَضَتْ جَنَاحَيْهَا الْعُقَابُ

لشکر کے پانچ اجزاء ہوتے ہیں: مقدمہ، قلب، میمنہ، میسرہ، ساق، شعر میں جانبین سے مراد میمنہ ومیسرہ ہیں، شاعر کہتا ہے کہ تو لشکر کے بیچوں بیچ موجود تھا جب لشکر تیرے دونوں طرف متحرک تھا، تیرے دائیں بائیں فوجوں کی صفیں جھوم رہی تھیں تو ایسا لگ رہا تھا کہ عقاب اڑنے کے لئے پر تول رہا ہے۔

اس شعر میں تشبیہ تمثیل ہے جس میں ایک صورت سے دوسری صورت کو تشبیہ دی جاتی ہے، مشبہ لشکر کی صورت ہے جس میں سیف الدولہ لشکر کے درمیان ہے اس کے دائیں بائیں لشکر حرکت کر رہا ہے اور مشبہ بہ عقاب پرندہ کی صورت ہے جو بہت بڑا اور طاقتور ہے، وہ اپنے پروں کو حرکت دے رہا ہے، وجہ تشبیہ صورت مرکبہ ہے کہ ایک ایسی چیز جس کے دو جانب ہیں اور مسلسل حرکت کر رہے ہیں، یہ نہایت عمدہ اور انوکھی تشبیہ ہے۔

----

(7)

وَتَسْأَلُ عَنْهُمُ الْفَلَوَاتِ حَتّٰی   أَجَابَکَ بَعْضُهَا وَهُمُ الْجَوَابُ

ممدوح جنگل و بیابان سے بنوکلاب کے بارے میں پوچھتا رہا اور انہیں ہر ایک جنگل میں ڈھونڈتا رہا، جنگل زبان حال سے نفی میں جواب دیتے رہے یعنی وہ لوگ اُن جنگلوں میں موجود نہ تھے، یہاں تک کہ ایک جنگل نے اثبات میں جواب دیا کہ وہ لوگ یہاں ہیں، اُس جنگل میں ان کا پایا جانا ہی جنگل

شاعر نے طلب کو سؤال سے تشبیہ دی، وجہ شبہ حصول مطلوب کی کوشش کرنا ہے، مشبہ کو حذف کر کے مشبہ بہ کو ذکر کیا، ''فلوات'' استعارہ کا قرینہ ہے کیونکہ جنگلوں سے سوال نہیں کیا جاتا، اس طرح یہ استعارہ تصریحیہ تبعیہ ہوا، اور ''اجابک'' میں بھی اسی طرح استعارہ تصریحیہ تبعیہ ہے، یہاں ''ظفر'' (کامیابی) کو جواب سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ حصول علی المطلوب ہے، سوال و جواب کے درمیان طباق ایجاب ہے، اُجاب اور جواب کے درمیان جناس اشتقاق ہے۔

----

(8)

فَقَاتَلَ عَنْ حَرِيْمِهِمْ وَفَرُّوْا نَدٰى كَفَّيْكَ وَالنَّسَبُ الْقُرَابُ

بنوکلاب نے اپنی عورتوں کو تیرے سامنے چھوڑا اور بھاگ کھڑے ہوئے، لیکن ممدوح نے اُن کی آبرو کی حفاظت کی، اُن کی عزت کا پاس رکھا، نہ اُنہیں قید کیا' نہ ان کی توہین کی؛ کیونکہ ممدوح کا ظرف بلند ہے اور وہ سخی وفیاض ہے اور اُس سے اُن کی رشتہ داری بھی ہے۔

اس میں شاعر اپنے ممدوح کی سخاوت اور صلہ رحمی کو بیان کر رہا ہے۔ ''قاتل'' میں استعارہ تصریحیہ تبعیہ ہے، عورتوں کو قید اور اہانت سے محفوظ رکھنے کو قتال سے تشبیہ دی، قتال سے فعل قاتل مشتق کیا، مشبہ بہ کو ذکر کر کے مشبہ کو حذف کیا، '' قاتل '' اور ''فروا'' میں تقدیم و تاخیر ہے کیونکہ پہلے بنوکلاب فرار ہوئے پھر سیف الدولہ نے اُن کی عورتوں کو قید کرنے سے گریز کیا۔

----

(9)

وَحِفْظُكَ فِيْهِمْ سَلَفَىْ مَعَدٍّ وَاَنَّهُمُ الْعَشَائِرُ وَالصِّحَابُ

اس شعر کا تعلق سابق شعر سے ہے، حفظک کا عطف ندی کفیک پر ہے یعنی ممدوح نے قبیلہ بنوکلاب کی عورتوں کی حفاظت کی اور رشتہ کا لحاظ رکھا اس لئے کہ اُن سے ممدوح کی رشتہ داری دو طرف سے ہے، ایک ربیعہ دوسرے مضر، یہ دونوں قبائل قبیلہ بنی معد کی شاخیں ہیں۔

سیف الدولہ کا نسب ربیعہ تک اور بنوکلاب کا نسب مضر تک پہنچتا ہے، ربیعہ و مضر دونوں نزار بن معد کے بیٹے ہیں، عشائر اور صحاب پر الف لام عہد ذہنی ہے اس سے مراد مذکورہ قبیلے ربیعہ و مضر ہیں یا الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے یعنی عشائرک و صحابک۔

اس شعر کا اور سابق شعر کا مضمون ایک ہی ہے اس طرح یہاں اطناب ہے۔ شعر میں قبیلہ بنی معد کے گزرے ہوئے قبیلوں سے بنی معد سے پہلے کے قبائل مراد ہوں تو ان سے عدنان اور اُدد مراد ہوں گے۔

----

(10)

تُكَفْكِفُ عَنْهُمْ صُمَّ الْعَوَالِىْ وَقَدْ شَرِقَتْ بِظَعْنِهِمُ الشِّعَابُ

اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں شاعر منظر کشی کر رہا ہے کہ جب بنوکلاب کی عورتوں کی سواریاں وادی میں پہنچیں تو سواریوں کی کثرت کی وجہ سے وادی میں راستے تنگ ہوگئے، سواریوں کے گزرنے کے لئے راہ نہ رہی؛ گویا وادی کی گھاٹیوں کو پھندا لگ گیا ہو جیسے کسی کے حلق میں زیادہ پانی اُنڈیلنے کی وجہ سے پانی اٹکتا ہے اور حلق کے نیچے اُترنے نہیں پاتا، اس سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ خواتین کی کثرت اور ان کے گھاٹیوں میں پھنس جانے کے باوجود ممدوح نے ان کی گرفت نہیں کی، اس میں اُن کی مجبوری اور ممدوح کے رحم کا بیان ہے۔

کر کے مشبہ کو ذکر کیا اور اس کا لازم **شرقت** بیان کیا، **بظعنهم** تخییل ہے۔شعر میں اطناب ہے کیونکہ حفاظت کا یہ مفہوم سابقہ اشعار میں گزر چکا ہے، ’’**ظعن**‘‘ اور ’’**شعاب**‘‘ میں مراعاۃ النظیر ہے۔

---

(11)

وَاُسقِطَتِ الْاَجِنَّةُ فِی الْوَلَایَا وَاُجهِضَتِ الْحَوَائِلُ وَالسِّقَابُ

گھبراہٹ‘ خوف اور عجلت کی وجہ سے بنوکلاب نے عرق گیر پر زین نہیں کسی، ویسے ہی سوار ہو گئے اور فرار ہو کر مسلسل چلتے رہے اور اونٹنیوں کو لگاتار دوڑاتے رہے یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کے بچے عرق گیر پر ہی تولّد ہوئے اور مسلسل دوڑنے کی وجہ سے حاملہ اونٹنیوں کے حمل بھی ساقط ہو گئے، جن کا حمل نر و مادہ بچے تھے۔

اس شعر میں عورتوں کی گھبراہٹ سے کنایہ ہے، عورتوں اور اونٹنیوں کے حمل ساقط ہونے کے بیان میں غیر معمولی مبالغہ ہے، ’’**حوائل**‘‘ اور ’’**سقاب**‘‘ کے درمیان طباق ایجاب ہے۔

---

(12)

وَعَمْرٌوفِی مَیَامِنِهِمْ عُمُوْرٌ وَکَعْبٌ فِیْ مَیَاسِرِهِمْ کِعَابٌ

بنوکلاب کے دائیں بائیں دو قبیلے بنوعمرو اور بنوکعب تھے، خوف و دہشت کی وجہ سے یہ دونوں قبیلہ منتشر ہو گئے، داہنی جانب بنوعمرو چھوٹی چھوٹی کئی ٹکڑیوں میں منتشر ہو کر دوڑ رہے تھے اور بائیں جانب بنوکعب کی بھی یہی حالت تھی؛ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ صرف دو قبیلے نہیں بلکہ کئی قبائل ہیں۔

’’**عمر وعمور**‘‘ اور ’’**کعب کعاب**‘‘ میں تشبیہ بلیغ ہے، کیونکہ یہاں اداۃ تشبیہ اور وجہ شبہ دونوں محذوف ہیں، وجہ تشبیہ دونوں جگہ تفرق و انتشار ہے، ’’**میامن**‘‘ و ’’**میاسر**‘‘ کے درمیان طباق ایجاب ہے۔

---

(13)

وَقَدْ خَذَلَتْ اَبُوْبَکْرٍ بَنِیهَا وَخَاذَلَهَا قُرَیْظٌ وَالضَّبَابُ

قبیلہ ابوبکر قبیلہ بنوکلاب کی شاخ ہے، اسی طرح قبیلہ قریظ اور قبیلہ ضباب بھی بنوکلاب کی شاخیں ہیں، شاعر کہتا ہے کہ ممدوح کے تعاقب کی وجہ سے آپسی رشتہ داری کے باوجود ایک دوسرے کی مدد ترک کر دی، اور دہشت کے مارے خاندانی تعلق کا لحاظ نہیں رکھ پائے۔اُن کی بغاوت کے باوجود تو نے رشتہ داری کا پاس رکھا، اُن کی عورتوں کو تکلیف نہیں پہنچائی، قید نہیں کیا، اور اُن کی اہانت نہ کی، اس کے برخلاف قبائل ابوبکر‘ قریظ و ضباب ایک دوسرے کے ہمنوا ہوتے ہوئے آپسی نصرت و مدد نہ کر پائے، قرابت کے باوصف ایک دوسرے کو بے یار و مددگار چھوڑ کر اپنی جان بچانے کی غرض سے بھاگنے لگے، یعنی تیرے اور اُن لوگوں کے درمیان بہت فرق ہے تو باغیوں کے ساتھ رشتہ داری کی وجہ سے مہربانی کرتا ہے اور وہ ہمنوا رشتہ داروں کو بھی بے مدد چھوڑ کر فرار ہوتے ہیں۔’’**خذلت**‘‘ اور ’’**خاذل**‘‘ میں جناس اشتقاق ہے۔

(14)

اِذَا مَاسِرْتَ فِیْ اٰثَارِ قَوْمٍ تَخَاذَلَتِ الْجَمَاجِمُ وَالرِّقَابُ

ساتھیوں کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے بلکہ تجھ سے مقابلہ کرنے والے شخص کی کھوپڑی ہی اس کی گردن کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور اس کا سر تن سے جدا ہو جاتا ہے۔

بنوکلاب کی شاخوں کا ایک دوسرے کو بے مدد چھوڑ نا تعجب خیز نہیں کیونکہ تیرے خوف سے گردنیں اور کھوپڑیاں ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیتی ہیں، یہ معنٰی نہایت ہی مبالغہ پر مشتمل ہے۔

دوسرا معنٰی یہ ہوسکتا ہے کہ جب تو کسی قوم کے خلاف جنگ کرتا ہے تو اُن پر اس طرح غالب آتا ہے کہ ان کے جسم اصلی حالت پر باقی نہیں رہتے، تیری تلوار اُن کی گردنوں کو سروں سے جدا کر دیتی ہے۔ ''**تخاذلت**'' میں استعارہ تصریحیہ تبعیہ تخییلیہ ہے ، **تفاصل** (علٰحدہ علٰحدہ ہونے) کو **تخاذل** سے تشبیہ دی، مشبہ کو حذف کر کے مشبہ بہ کو ذکر کیا ''**جماجم ورقاب**''، تخییل ہے قرینہ حالیہ ہے، وجہ تشبیہ تباعد ہے، **جماجم ورقاب** میں مراعاۃ النظیر ہے۔

---

(15)

فَعُدْنَ کَمَا اُخِذْنَ مُکَرَّمَاتٍ عَلَیْهِنَّ الْقَلَائِدُ وَالْمَلَابُ

یعنی قبیلہ بنوکلاب کی عورتوں کو گرفتار کیا گیا لیکن اُنہیں کسی طرح زک نہیں پہنچائی گئی اور اُنہیں کوئی تکلیف نہیں لاحق ہوئی، وہ جس حال میں گرفتار کی گئیں اسی حال میں چھوڑ دی گئیں، نہ اُنہیں قیدی بنایا گیا، نہ اُنہیں مارا پیٹا گیا نہ کسی طریقہ سے ان کی توہین کی گئی، یعنی ممدوح کے اخلاق یہ ہیں کہ ان کا کامل احترام ملحوظ رکھا گیا؛ یہاں تک کہ اُن کے گلے کے ہار اور ان کے جسم ولباس پر لگی خوشبو ویسی ہی باقی تھی یوں وہ پورے اکرام کے ساتھ لوٹیں، ''**عدن**'' اور ''**اخذن**'' میں نون ضمیر برائے جمع مؤنث ''**حریم**'' کی طرف راجع ہے جو نساء کی تاویل میں ہے۔

شعر میں اطناب ہے کیونکہ دوسرا مصراع ''**مکرماتٍ**'' کی تفصیل ہے۔

---

(16)

یُثْنِبْکَ بِالَّذِیْ اَوْلَیْتَ شُکْرًا وَاَیْنَ مِنَ الَّذِیْ تُوْلِی الثَّوَابُ

جنگ میں گرفتاری کے بعد قیدیوں کو قتل کیا جاتا ہے یا کم از کم غلام بنایا جاتا ہے، لیکن اے ممدوح تو نے اُنہیں نہ قتل کیا اور نہ غلام بنایا بلکہ باعزت رہا کیا، تیرا یہ احسان اتنا بڑا ہے کہ اس کے بدلہ ادا کیا جانے والا شکر کافی نہیں ہوسکتا، اُنہیں یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ تیرا احسان مثالی ہے۔ وہ عورتیں تیرا شکر ادا کر کے بدلہ دے رہی ہیں حالانکہ تیرے احسان کا حقیقی بدلہ شکرگزاری نہیں، تیرا احسان کہاں اور اُن کا شکر کہاں؟ دونوں کے درمیان بہت فرق ہے، ''**یثبن**'' اور ''**ثواب**'' کے درمیان اسی طرح **اولیت** اور **تولی** کے درمیان جناس اشتقاق ہے، **أین** یہاں مجازی طور پر استفہام انکاری کے لئے ہے۔

(17)

وَلَیْسَ مَصِیْرُهُنَّ اِلَیْکَ شَیْنًا وَلَا فِیْ صَوْنِهِنَّ لَدَیْکَ عَابُ

گرفتار ہونا یقیناً عار وعیب ہے، اس سے گرفتار شدہ شخص پر دھبّہ لگتا ہے، عورت ہو تو اس کی عفّت پر داغ آتا ہے لیکن تیرے گرفتار کرنے کی وجہ سے قبیلہ کی عورتوں کی عفت وپاکدامنی میں فرق نہیں آیا اور اُن کی عزّت وعصمت پر داغ نہیں لگا کیونکہ تو نے ہر طرح سے اُن کی حفاظت کی اور بری کر دیا۔

''**صون**'' ستر سے کنایہ ہے، یعنی تیرے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جاتا کہ تو اُن کی حرمتوں کو پامال کرے گا یا اُن کی پاکدامنی کو داغدار کرے گا کیونکہ تو عرب کے قبائل کا سردار اور اُن کے فضائل کو باقی رکھنے والا ہے، اس لئے وہ عورتیں تیرے پاس اسی طرح مطمئن رہیں جس طرح اپنے اہل میں رہتی ہیں۔

(18)

وَلَا فِیْ فَقْدِھِنَّ بَنِیْ کِلَابٍ اِذَا اَبْصَرْنَ غُرَّتَکَ اغْتِرَابٌ

یعنی بنوکلاب کی عورتیں اپنے قبیلہ سے بچھڑ گئیں اور اجنبیوں میں رہنے پر مجبور ہوگئیں، کیونکہ تو نے ان سے ایسا حسن سلوک کیا کہ نیا مقام اور نئے لوگ ہونے کے باوجود اُنہیں پردیس میں ہونے کا یا پردیسی ہونے کا احساس تک نہ تھا اور وہ ممدوح کے روشن چہرہ کو دیکھتی رہ گئیں۔ اگر چہ وہ اپنے رشتہ داروں اور شوہروں کے پاس نہ تھیں تاہم اُنہیں اجنبیت کا احساس نہیں ہوا، اس لئے کہ وہ تجھ سے تعلق قرابت رکھتی تھیں، " فقد" اور " ابصرن" طباقِ ایجاب ہے، "ابصرن" اور "غرۃ" میں مراعاۃ النظیر ہے۔

----

(19)

وَ کَیْفَ یَتِمُّ بَأسُکَ فِیْ اُنَاسٍ تُصِیْبُھُمْ فَیُؤْلِمُکَ الْمُصَابُ

یعنی جب تو ان لوگوں کو سزا دیتا ہے تو اُنہیں تکلیف لاحق ہوتی ہے، اُن کی تکلیف کو دیکھ کر قرابت کی وجہ سے تو مچل جاتا ہے اور اُن کی تکلیف تیری تکلیف کا سبب بن جاتی ہے اور جب بات ایسی ہے تو ان لوگوں پر تیری سختی مکمل نہیں ہوتی۔ اگر وہ لوگ بغاوت و نافرمانی کے باعث تجھے غضبناک کرتے ہیں تو تیری ذات پر اُن کا وثوق تجھے مہربان بھی بناتا ہے، یہ مفہوم عرب شعراء میں معروف ہے، سب سے پہلے اس مفہوم کو قیس بن زہیر نے بیان کیا پھر دیگر شعراء بھی اسے لیتے رہے، شعر میں "تصیب" اور "مصاب" کے درمیان جناس اشتقاق ہے، کیف استفہام انکاری کے لئے ہے۔

----

(20)

تَرَفَّقْ اَیُّھَا الْمَوْلٰی عَلَیْھِمْ فَاِنَّ الرِّفْقَ بِالْجَانِیْ عِتَابٌ

شریفوں کا بطور مجرم پیش ہونا خود سزا ہے، اس لئے ایسے لوگوں کو معاف کرنے سے سزا کا مقصد حاصل ہوجاتا ہے، اور اس قدر ذلّت ہی اُنہیں آئندہ جرم سے دور رکھنے کے لئے کافی ہے۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ مجرم کو سزا دینے کی بجائے اُس پر نرمی کرنا' اُسے معاف کرنے والے کا احسان مند بناتا ہے اور گویا وہ احسان مندی کے باعث محسن کا غلام بن جاتا ہے، رفق اور عتاب کے درمیان طباقِ ایجاب ہے، "جانی" اور عتاب میں مراعاۃ النظیر ہے اور ترفق و رفق میں جناس اشتقاق ہے۔

1-6

ابوالطیب متنبّی۔ حیات و شاعری

ابوالطیب متنبّی ندرت اور جدید انداز اختیار کرنے میں عربی شاعری کا امام تھا، اس کا نام احمد بن حسین ہے، کنیت ابوالطیب ہے، اور قبیلہ کندہ کی طرف منسوب ہوکر کندی کہلاتا ہے، 303ھ م 915ء عراق کے شہر کوفہ میں پیدا ہوا، اور 354ھ م 965ء بغداد میں بعمر 51 سال فوت ہوا۔

نسب اس طرح ہے: احمد بن حسین بن حسن بن عبدالصمد جعفی کندی۔

ابوالطیب متنبّی کا شمار عرب کے بڑے بڑے شعراء میں کیا جاتا ہے، عربی زبان پر غیر معمولی قدرت رکھتا تھا اور وہ عربی قواعد و مفردات میں ماہر تھا، اس کے قصائد عربی زبان کا عظیم سرمایہ ہیں، کمسنی سے شعر کہتا تھا، اس نے سب سے پہلے نو سال کی عمر میں شعر کہا اور اپنی فطانت وذکاوت' جدوجہد کی وجہ سے جلد ہی بڑے شاعر کی حیثیت سے مشہور ہوا، آج تک اُس کے اشعار شعراء وادباء کے پاس انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

ابوالطیب متنبّی کے اخلاق کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت مغرور و متکبر اور حریص و لالچی تھا، وہ چاہتا تھا کہ لوگ اُسے ہر مقام پر جانیں پہچانیں اور اُسے سلطنت حاصل ہو، اسی غرض سے اُس نے نبوت کا دعوی کیا مگر جلد ہی قید کر لیا گیا اور پھر توبہ کرنے کے بعد رہا ہوا، اسی وجہ سے اُسے متنبّی (نبوت کا جھوٹا دعوٰی کرنے والا) کہا جاتا ہے اور وہ اسی لقب سے مشہور رہا، حالانکہ اُس نے کبھی اپنے آپ کو اس لقب سے ذکر نہیں کیا اور نہ اپنے اشعار میں کہیں یہ لقب ذکر کیا۔

ابوالطیب متنبّی کو لغت میں اس قدر مہارت تھی کہ ابوعلی فارسی نے اُس سے پوچھا کہ فِعْلیٰ کے وزن پر کتنے الفاظ کی جمع آتی ہے؟ متنبّی نے برجستہ جواب دیا: (۱) حِجْلیٰ حَجَلٌ کی جمع (چکور)۔ (۲) ظِرْبیٰ ظَرِبَان کی جمع (بلی کی طرح چھوٹے پیروں والا ایک بدبودار جانور)

ابوعلی فارسی کہتے ہیں: میں نے تین دن کتب لغت کھنگال ڈالے لیکن ان دونوں کے علاوہ اس وزن پر کوئی تیسری جمع نہیں پائی۔

ابوالطیب متنبّی کی شاعری میں عصر عباسی کی حقیقی صورت کی عکاسی ہے، اُس نے اپنی شاعری میں اپنے زمانہ کے انقلابات کا ذکر کیا، متنبّی مختلف درباروں میں شاعر کی حیثیت سے شعر کہتا رہا، جب تک اُسے نوازا گیا تب تک مدح وستائش کرتا، تعریف کے پل باندھتا اور جب بھی کچھ اونچ نیچ ہوتی تو اُس دربار کو چھوڑ کر کوئی اور دربار سے تعلق پیدا کرتا، اس نے زیادہ عرصہ حلب کے حاکم سیف الدولہ اور مصر کے والی کافور کے دربار میں گزارا، اس کے علاوہ دیگر امراء کے درباروں میں بھی باریاب ہوا، لیکن بادشاہ سے کم درجہ کسی شخص کی مدح نہیں کی، اُس کے غرور و تکبر نے اُس کو دربدر بھٹکنے پر مجبور کیا۔

سیف الدولہ کے پاس عرصہ تک رہنے کے بعد والی مصر کافور کے پاس آیا، کچھ دن بعد کافور نے اس سے روگردانی کی تو شیراز کے حاکم عضدالدولہ کا ارادہ کیا، عطیات وانعامات سے نوازا گیا، جب عضدالدولہ نے پوچھا کہ یہ عطایا گراں قیمت ہیں یا سیف الدولہ کے عطایا؟ جواب دیا کہ اس میں تکلف ہے اور سیف الدولہ طبعًا دیتا ہے، اس بات پر عضدالدولہ نے بنوضبہ کے کچھ افراد کو اس کے پیچھے لگا دیا، وہ لوگ مقام صافیہ پر اس کے مقابل ہوئے جب مغلوب ہونے لگا تو بھاگنے کی کوشش کی، ایسے وقت اُس کے غلام نے کہا: کہیں لوگ آپ کو بھگوڑا نہ کہیں، یہ کہہ اُس کے فخریہ شعر کا حوالہ دیا، لہذا وہ جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ اپنے بیٹے اور غلام کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔

ابوالطیب متنبّی نے عربی شاعری کے روایتی انداز کو چھوڑا اور شاعری کو نئی راہ دی، امثال وحکم کو بھرپور بیان کیا، معانی کی گہرائی کے ساتھ نظریات پر خاص توجہ دی، ایک شعر میں دو مثالیں بیان کرنا' مدح کا انوکھا اسلوب' سخت ہجو' جنگ کی منظرکشی میں جدت طرازی' عمدہ تشبیہات' انوکھے استعارات اور تعریض وتلمیح اُس کی شاعری کی اہم خصوصیات ہیں، متنبّی کی شاعری اب تک زندہ رہنے کی اہم وجہ یہ ہے کہ اُس نے اپنی شاعری میں زندگی کے مقاصد' کائنات کے حقائق کی صحیح ترجمانی' نفسیات کے اظہار کو بھرپور جگہ دی ہے جو کسی بھی زمانہ میں ایک قلم نگار اور خطیب کے لئے نمونہ ہے۔

ابوالطیب متنبّی کے بعض حکمت پر مبنی اشعار ضرب المثل بن چکے ہیں، متنبّی کی شاعری میں مدح' ہجو' مرثیہ اور غزل ہے، وہ مدحیہ قصائد کا بادشاہ ہے اور ہجو کرنے میں کوئی اس کا ثانی نہیں، لیکن اس نے مرثیہ میں خاطر خواہ طبع آزمائی نہیں کی، مرثیہ کا بنیادی عنصر غم اور سوز ہے جبکہ متنبّی کو غم چھوا نہیں، وہ سوز وگداز سے بے بہرہ ہے، متنبّی بنیادی طور پر غزل کا شاعر نہیں کیونکہ وہ محبت کے ماحول سے مانوس نہیں، اس کے باوجود اس کے طویل مدحیہ قصائد میں بھرپور غزلیہ مضامین موجود ہیں۔

بالخصوص ابوالطیب متنبّی نے ممدوح کے چہرہ کو چاند سے' محبوب کی آنکھوں کو چشم غزالاں سے اور زلف کی درازی کو شب ہجر کی درازی سے تشبیہ

1-7

تمرینات

۱۔مناسب مصرعہ کے ذریعہ مندرجہ ذیل اشعار مکمل کیجئے۔

وتملک انفس الثقلین طرا ....

یهز الجیش حولک جانبیه ....

تکفکف عنهم صم العوالی ....

وأسقطت الأجنة فی الولایا ....

۲۔درج ذیل اشعار کا بامحاورہ ترجمہ کیجئے۔

وحفظک فیهم سلفی معد وانهم العشائر والصحاب

وعمرو فی میامنهم عمور وکعب فی میاسرهم کعاب

اذا ماسرت فی آثارقوم تخاذلت الجماجم والرقاب

وکیف یتم بأسک فی أناس تصیبهم فیؤلمک المصاب

۳۔درج ذیل اشعار پر درست اعراب لگائیے۔

وماترکوک معصیة ولکن یعاف الورد والموت الشراب

طلبتهم علی الأمواه حتی تخوف أن تفتشه السحاب

فبت لیالیا لانوم فیها تخب بک المسومة العراب

وتسأل عنهم الفلوات حتی أجابک بعضها وهم الجواب

فقاتل عن حریمهم وفروا ندی کفیک والنسب القراب

۴۔درج ذیل اشعار کی تشریح کرتے ہوئے بتلایئے کہ اس میں تشبیہ کونسی ہے اور استعارہ کونسا ہے؟

یهز الجیش حولک جانبیه کما نفضت جناحیها العقاب

وتسأل عنهم الفلوات حتی أجابک بعضها وهم الجواب

۵۔مندرجہ ذیل الفاظ کے معنٰی بیان کیجئے۔

المسومة	یعاف	الضراب	الورد	نفضت
العشائر	شرقت	تکفکف	الشعاب	السقاب
الجماجم	الملاب	فقد	اغتراب	الجانی

1-8

خلاصہ

ابوالطیب متنبّی عباسی دور کا عظیم شاعر اور مدحیہ قصائد کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے، اسے عربی شاعری میں جدت طرازی کا امام کہا گیا ہے، متنبّی کمسنی سے ہی شاعری کرتا تھا، اس کا دور چوتھی صدی ہجری کا نصف اول ہے، وہ کوفہ میں پیدا ہوا اور بغداد میں فوت ہوا، متنبّی لغت کا ماہر' ذہین وفطین تھا، ساتھ ساتھ طبیعت کا مغرور وحریص تھا، سلطنت کی لالچ میں وہ نبوت کا جھوٹا دعوٰی کر بیٹھا اور قید ہونے کے بعد توبہ کی، اس زمانہ کے بڑے بڑے ادباء واہل لغت نے اس کی ذہانت' عربی زبان میں مہارت اور فن شاعری میں بلندی کا اعتراف کیا، انعام واکرام کے لئے شعر کہنا اس کی عادت تھی، جہاں نوازش ہوتی وہاں ٹھہرتا، اور جہاں انعامات کی بارش نہیں ہوتی وہاں سے وہ رخصت ہو جاتا، اس کے اکثر اشعار سیف الدولہ کی مدح میں ہیں، اس کے علاوہ کافور' عضدالدولہ وغیرہ کے لئے بھی اس نے مدحیہ قصائد لکھے، وہ کسی کا مخالف ہوا تو اس کی چبھتی ہوئی ہجو کی، اس کے مرثیہ میں سوز وگداز نہیں، اس لئے اس کا مرثیہ غمناک اور متاثر کن نہیں!۔

ابوالطیب متنبّی نے عربی شاعری کو روایتی انداز سے نکالا اور اس میں جدّت پیدا کی، اس نے شاعری کو حکم وامثال سے بھر دیا، اور معانی ونظریات پر توجہ دی، اس کی مدح میں انوکھا پن' ہجو میں سختی' تشبیہ میں جمال ورعنائی' استعارہ میں دلکشی وعمدگی' اور تعریض میں سادگی پائی جاتی ہے، اس کے کئی اشعار ضرب المثل بن چکے ہیں، نیز اس کے اشعار میں جنگوں کی بہترین منظرکشی' تجاہل عارفانہ' حسن تخیل اور محاکات پائی جاتی ہے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

1-9

نمونے کے امتحانی سوالات

۱۔بغیرک راعیا عبث الذئاب قصیدہ کا خلاصہ لکھئے۔

۲۔ابتدائی پانچ اشعار کی تشریح کیجئے۔

۳۔متنبّی کی شعری خصوصیات پر جامع نوٹ لکھئے۔

۴۔متنبّی کے دو عمدہ اشعار تحریر کیجئے، اعراب لگایئے اور اس کا ترجمہ کیجئے۔

۵۔آخری پانچ اشعار کی جامع تشریح کیجئے۔

1-10

فرہنگ

(۱)

رَاعٍ : چرواہا، نگہبان، حفاظت کرنے والا۔(ج) رُعَاۃٌ

عَبِثَ : عَبِثَ یَعْبَثُ عَبَثًا باب سمع سے کھیل کود کرنا

ذِئَابٌ : واحد ذِئْبٌ بھیڑیا

صَارِمٌ : تلوار، (ج) صَوَارِمُ

ثَلِمَ : ثَلِمَ یَثْلَمُ ثَلَمًا (س)، کنارے سے ٹوٹنا، تلوار کا کند ہونا، مراد کمزور ہونا

ضِرَابٌ : مارنا، مراد شمشیرزنی

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

(۲)

تَملِکُ: مَلَکَ یَملِکُ مُلکًا (ض) مالک ہونا

اَنفُسٌ : واحد نَفسٌ ہے، شخص، جان، دل۔ یہاں جان یا شخص مراد ہے۔

ثَقلَینِ : واحد ثَقَلٌ ہے، بوجھل چیز، مراد عرب وعجم یا جن وانس ہے۔

طُرًّا : جمیع، تمام، سب

تَحُوزُ : حَازَ یَحُوزُ حِیَازَۃً (ن) جمع کرنا، مراد مالک ومختار ہونا۔

کِلَابٌ : واحد کَلبٌ ہے، معنٰی کتّا، مراد قبیلہ بنو کلاب۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-

(۳)

تَرکُوا : تَرَکَ یَترُکُ تَرکًا (ض) معنٰی چھوڑنا مراد فرار ہونا۔

مَعصِیَۃٌ : نافرمانی۔

یُعَافُ : عَافَ یَعِیفُ عَیفًا و عِیَافًا (ض)، کراہت کی وجہ سے چھوڑنا، یُعَافُ مضارع مجھول ہے۔

وِردٌ : مصدر ہے (ض) گھاٹ پر اُترنا۔

شَرَابٌ : مشروب، پینے کی چیز (ج) اَشرِبَۃٌ.

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

(۴)

طَلَبتَ : طَلَبَ یَطلُبُ طَلَبًا (ن) تلاش کرنا، طلب کرنا۔

اَموَاہٌ : واحد مَاءٌ پانی، مراد چشمہ۔

تَخوَّفَ : باب تفعّل سے، ڈرنا۔

تُفَتِّشُ : باب تفعیل سے، تفتیش کرنا، تلاشی لینا۔

سَحَابٌ : بادل (ج) سُحُبٌ۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

(۵)

بِتَّ : بَاتَ یَبِیتُ بَیَاتًا و مَبِیتًا (ض) رات گزارنا۔

لَیَالٍ : واحد لَیلٌ رات۔

نَومٌ : نیند، مصدر، نَامَ یَنَامُ نَومًا و نِیَامًا (س) سونا۔

تَخُبُّ : خَبَّ یَخُبُّ (ن) خَبًّا وَخَبَبًا دوڑنا، گھوڑے کا دوگامہ چلنا، ایک طرف کے دو پیر ایک ساتھ اُٹھا کر چلنا۔

عِرَابٌ : واحد عَرَبِیٌّ عربی گھوڑا۔

----

(۶)

یَهُزُّ : **هَزَّ یَهُزُّ هَزًّا** (ن)،حرکت دینا، ہلانا۔

جَیْشٌ : لشکر (ج)**جُیُوْشٌ**۔

جَانِبٌ : بازو (ج)**جَوَانِبُ**۔

نَفَضَتْ : **نَفَضَ یَنْفُضُ نَفْضًا** (ن)،حرکت دینا،جھاڑنا۔

جَنَاحٌ : بازو (ج)**اَجْنِحَةٌ**۔

عُقَابٌ : ایک قوی شکاری پرندہ (ج)**اَعْقُبٌ، عِقْبَانٌ**۔

----

(۷)

تَسْأَلُ : **سَأَلَ یَسْأَلُ سُؤَالًا** (ف)،سوال کرنا، پوچھنا، مانگنا،مراد تلاش کرنا۔

فَلَوَاتٌ : واحد **فَلَاةٌ** ہے،جنگل،صحراء، بیابان

اَجَابَ : باب افعال سے،جواب دینا۔

بَعْضٌ : کچھ،جزء،حصہ (ج) **اَبْعَاضٌ** ۔

جَوَابٌ : جواب (ج) **اَجْوِبَةٌ** ۔

----

(۸)

قَاتَل : باب مفاعلہ سے،جنگ کرنا، آپس میں لڑنا۔

حَرِیْمٌ : ہروہ چیز جوحرام ہونے کی وجہ سے چھوئی نہ جائے، بیوی (ج)**حُرُمٌ** ، **اَحْرُمٌ** ، **اَحَارِیْمُ**۔

فَرُّوْا : **فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا** (ض)،فرار ہونا۔

نَدٰی : بخشش، بارش،شبنم،سبز گھاس،ترمٹی۔

کَفٌّ : ہاتھ، ہتھیلی (ج) **اَکُفٌّ** ۔

قُرَابٌ :قریب،نزدیک۔

----

(۹)

سَلَفٌ : گزرے ہوئے لوگ، آباءواجداد (ج)**اَسْلَافٌ** ، **سُلَّافٌ** مراد قبائل ربیعہ ومضر

مَعَدٌّ : قبیلہ کا نام جو بنوکلاب کی اصل ہے۔

عَشَائِرُ : واحد **عَشِیْرَةٌ** قبیلہ ایک باپ کی اولاد

صِحَابٌ: واحد صَاحِبٌ، ساتھی، دوست۔

----

(۱۰)

تُكَفْكِفُ: كَفْكَفَ يُكَفْكِفُ كَفْكَفَةً باب فَعْلَلَ سے، روکنا

صُمٌّ : واحد اَصَمٌّ ہے، سخت، ٹھوس

عَوَالٍ : واحد عَالِيَةٌ ہر چیز کا بلند حصہ، نیزہ کی انی کی طرف کا نصف حصہ۔ مراد نیزہ

شَرِقَتْ : شَرِقَ فُلَانٌ بِالْمَاءِ (س) يَشْرَقُ شَرَقًا حلق میں پانی اٹک جانا، اچھو ہونا

ظُعُنٌ : واحد ظَعِيْنَةٌ، ہودج، پالکی، پالکی میں بیٹھی ہوئی عورت

شِعَابٌ : واحد شِعْبٌ، دو پہاڑوں کے درمیان کھلی جگہ، گھاٹی، راستہ

(۱۱)

اُسْقِطَتْ: ماضی مجہول ہے، اَسْقَطَ يُسْقِطُ اِسْقَاطًا باب افعال سے، گرانا

اَجِنَّةٌ : واحد جَنِيْنٌ، بچہ جو رحم مادر میں ہو

وَلَايَا : واحد وَلِيَّةٌ، عرق گیر، اونٹ کی کمر پر رکھا جانے والا کپڑا یا گدّا

اُجْهِضَتْ: ماضی مجہول ہے، اَجْهَضَ يُجْهِضُ اِجْهَاضًا باب افعال سے، حمل ساقط ہونا

حَوَائِلُ : واحد حَائِلَةٌ، اونٹ کا مادہ بچہ

سِقَابٌ : واحد سَقْبٌ، اونٹ کا نر بچہ

----

(۱۲)

عَمْرٌو : بنوکلاب کی شاخ

مَيَامِنُ : واحد مَيْمَنَةٌ، لشکر میں داہنی جانب کی فوج

كَعْبٌ : بنوکلاب کی شاخ

مَيَاسِرُ : واحد مَيْسَرَةٌ، لشکر میں بائیں سمت کی فوج

----

(۱۳)

خَذَلَتْ: خَذَلَ يَخْذُلُ خَذْلًا و خِذْلَانًا (ن)، بے مدد چھوڑنا، دست کش ہونا، مدد سے ہاتھ کھینچ لینا

خَاذَلَ: باب مفاعلہ سے، خَذَلَ کے معنیٰ میں ہے۔

اُبُوْ بَكْرٍ : قبیلہ بنوکلاب کی شاخ

قُرَيْظٌ : بنوکلاب کی شاخ

: بنوکلاب کی شاخ

----

(۱۴)

سِرْتَ: سَارَ یَسِیْرُ سَیْرًا (ض)، چلنا

اٰثَارٌ : واحد اَثَرٌ، نشان، اثر، پیچھے

قَوْمٌ : جماعت، لوگ (ج) اَقْوَامٌ

تَخَاذَلَتْ: باب تفاعل سے، ایک دوسرے کی مدد سے ہاتھ کھینچنا، باہم بے مدد چھوڑنا

جَمَاجِمُ: واحد جُمْجُمَةٌ، کھوپڑی

رِقَابُ: واحد رَقَبَةٌ، گردن

----

(۱۵)

عُدْنَ: عَادَ یَعُوْدُ عَوْدًا و عَوْدَةً (ن)، لوٹنا، واپس ہونا

اُخِذْنَ: اَخَذَ یَأْخُذُ اَخْذًا (ن)، لینا، مراد گرفتار کرنا، یہاں مجہول ہے

مُکَرَّمَاتٌ : واحد مُکَرَّمَةٌ، باعزت عورت، بزرگ عورت، لائق اکرام

قَلَائِدُ : واحد قِلَادَةٌ، ہار جو گلے میں ڈالا جاتا ہے،

مَلَابٌ : خوشبو

----

(۱٦)

یُثِبْنَ : **اَثَابَ یُثِیْبُ اِثَابَةً** باب افعال سے، بدلہ دینا

اَوْلَیْتَ : **اَوْلٰی یُوْلِیُ اِیْلَائًا** باب افعال سے، احسان کرنا

شُکْرًا : مصدر **شَکَرَ** (ن) **یَشْکُرُ شُکْرًا**، شکر کرنا

ثَوَابٌ : بدلہ، انعام، اچھے کاموں کا بدلہ

----

(۱۷)

مَصِیْرٌ : **صَارَ یَصِیْرُ صَیْرًا و صَیْرُوْرَةً** مصدر میمی، (ض)، ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل ہونا

شَیْنٌ : عیب **عَابٌ** : عیب (ج) **اَعْیَابٌ** ، **عُیُوْبٌ**

صَوْنٌ : حفاظت

------

(۱۸)

فَقْدٌ : **فَقَدَ یَفْقِدُ فَقْدًا و فِقْدَانًا** (ض) کھونا، گم پانا

اَبْصَرَ : اَبْصَرَ یُبْصِرُ اِبْصَارًا باب افعال سے، دیکھنا

غُرَّةٌ : ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، مراد چہرہ

اِغْتِرَابٌ : باب افتعال کا مصدر، معنٰی پردیسی ہونا

----

(۱۹)

یَتِمُّ: تَمَّ یَتِمُّ تَمَامًا (ض)، معنٰی پورا ہونا، کامل ہونا

بَأْسٌ: سختی، قوت، جنگ، مراد سزا

اُنَاسٌ : واحد اِنْسِیٌّ، انسان

تُصِیْبُ: اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَةً باب افعال سے، پانا، پہنچنا، مراد سزا دینا

تُؤْلِمُ: اَلَمَ یُؤْلِمُ اِیْلَامًا باب افعال سے، تکلیف دینا

مُصَابٌ : باب افعال سے اسم مفعول، جس کو تکلیف دی گئی، مراد سزا یافتہ، باب افعال کا مصدر میمی یعنی تکلیف پہنچنا

------

(۲۰)

تَرَفَّقُ: تَرَفَّقَ یَتَرَفَّقُ تَرَفُّقًا باب تفعل سے، مہربانی کرنا، نرمی برتنا

مَوْلٰی : سردار، آقا، (ج) مَوَالٍ

رِفْقٌ : نرمی

جَانٍ: مجرم (ج) جُنَاةٌ

عِتَابٌ : سزا، سرزنش

1-11

سفارش کردہ کتابیں

۱۔ تاریخ ادب عربی — احمد حسن زیات

۲۔ تاریخ ادب عربی۔ ادب قدیم — حنّا فاخوری